احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

CPL 61

بدھ 12 جولائی 2000ء - 9 ربیع الثانی 1421 ہجری - 12 وفا 1379 ہش جلد 50-85 نمبر156

بدھ 12- جولائی 2000ء

نیک اولاد

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں۔ مگر تین عمل ختم نہیں ہوتے۔ اول صدقہ جاریہ دوسرے علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ تیسرے ایسی نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

(مسلم کتاب الوصیۃ باب ما یلحق الانسان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کو پیار کرتا ہے اور انہیں کی اولاد بابرکت ہوتی ہے۔ جو خُدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے۔ اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ خُدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو' وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔ دنیا ان لوگوں ہی کی برباد ہوتی ہے جو خُدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دُنیا پر جھکتے ہیں۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 395)

ہدایت اور تربیت حقیقی خدا کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گذار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 309)

اگر کوئی شخص خود دار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بُردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دُعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرالیں اس لئے کہ والدین کی دُعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 308)

تربیت کا اہم ذریعہ اللہ تعالیٰ سے سچا پیار اور دُعا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

سب سے اہم نکتہ تربیت کا جو آپ کو یاد رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ اللہ سے سچا پیار رکھیں اور خدا کے پیار کے برعکس کوئی رعب اپنے دل پر نہ پڑنے دیں۔ یہ ساری چیزیں بے معنی اور بے حقیقت ہیں۔ میں نے آپ کو بارہا مثالیں دی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی جو اصل شان تھی' جو نور ان میں چمکتا تھا جس نور سے وہ رستہ دیکھتے تھے اور رستہ دکھاتے تھے وہ یہی اللہ کا رعب تھا۔ غیراللہ کا کوئی رعب ان کے اوپر اثر انداز نہیں تھا۔ سادہ کپڑوں میں' پھٹی پرانی جوتیوں میں' ایسے لباس میں جس کے اندر قمیص کا شلوار سے جوڑ نہیں' کوٹ کا اندر کے کپڑوں سے جوڑ نہیں' جرابیں اور رنگ کی اور سوٹ اور رنگ کے پہنے ہوئے' کبھی سوٹ بھی پہن لیتے تھے کبھی سادہ عام تہبند باندھ کے پھرتے تھے لیکن یہ نظر آتا تھا کہ لباس ان پر اثر انداز نہیں ہو رہا جو لباس پہنتے ہیں اس پر وہ اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ مجنوں سے دشت کو رونق تھی۔ دشت مجنوں پر اثر انداز نہیں ہوتا تھا پس جو بھی وہ لباس پہنتے تھے اس لباس میں اچھے لگتے تھے اور لباس ان سے رونق پاتا تھا اور عزت پاتا تھا۔ یہ وہ رعب ہے جو خدا کا رعب ہے اگر یہ قائم رہے تو غیراللہ کا رعب پھٹک نہیں سکتا پاس۔ پس ان رفقاء کی جو شان ہم نے بچپن میں دیکھی اور ہمیشہ کے لئے دلوں پر نقش ہو گئی وہ یہی شان تھی کہ وہ غیراللہ سے بے نیاز پھرا کرتے تھے گویا وجود ہی کوئی نہیں ہے۔ اور اس ذات میں مگن۔ اس خیال میں مگن ان کی نسلوں کی اچھی تربیت ہوئی مگر بعض اوقات استثناء وہاں بھی دکھائی دیئے۔ وہ استثناء بھی بعض بنیادی تعلیمات سے غافل ہونے کے نتیجے میں پیدا

باقی صفحہ 2 پر

شفیق باپ

آنحضرت ﷺ کے صحابی حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم ظہر یا عصر کی نماز کے لئے آنحضرت ﷺ کا انتظار مسجد نبوی میں کررہے تھے۔ حضرت بلالؓ حضورؐ کو نماز کی اطلاع دے کر نماز کے لئے آنے کے لئے عرض کرچکے تھے لیکن دیر ہو رہی تھی اور ہم انتظار میں بیٹھے تھے کہ حضورؐ تشریف لائے اس طرح کہ حضورؐ نے ابوالعاص سے حضرت زینبؓ کی بچی امامہ کو اپنی گردن پر اٹھایا ہوا تھا۔ حضورؐ اسی طرح امامہ کو اٹھائے ہوئے آگے بڑھے اور اپنی نماز کی جگہ پہنچ کر کھڑے ہو گئے۔ ہم بھی حضورؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے لیکن امامہ اسی طرح حضورؐ کی گردن پر بیٹھی رہیں اور اسی حالت میں حضورؐ نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی۔ حضورؐ نے امامہ کو اٹھائے ہوئے قیام کیا اور جب رکوع کرنے لگے تو انہیں گردن سے اتار کر نیچے بٹھا دیا پھر رکوع کیا اور سجدے کئے۔ جب سجدوں سے فارغ ہو کر قیام کے لئے کھڑے ہونے لگے تو امامہ کو اٹھا کر پھر اپنی گردن پر بٹھالیا اور حضورؐ ساری نماز میں اسی طرح کرتے رہے۔ رکوع کرنے سے پہلے اتار دیتے اور سجدوں کے بعد قیام کے وقت اٹھالیتے یہاں تک کہ حضورؐ نماز سے فارغ ہو گئے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوة باب العمل فی الصلوة)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

دورہ نمائندہ الفضل

○ ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع گجرات' اور ضلع منڈی بہاؤالدین کے دورہ پر بھجوا رہا ہے۔

1۔ توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا

2۔ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی

3۔ الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی۔

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ جرمنی کی

19ویں مجلس شوریٰ

26 مئی تا 28 مئی 2000ء بیت الرشید ہمبرگ میں جماعت احمدیہ جرمنی کی 19ویں سالانہ مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ جس میں جرمنی بھر میں قائم جماعتوں کے صدران' ریجنل امراء' مربیان کرام' نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران اور دیگر نمائندگان نے شرکت کی۔ شوریٰ کے تمام اجلاسات کی صدارت مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت ہائے احمدیہ جرمنی نے فرمائی سیکرٹری مجلس شوریٰ کے فرائض جناب زبیر خلیل خان صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری نے انجام دیئے ان کی معاونت جناب ہارون رشید رانا ایڈیشنل نیشنل جنرل سیکرٹری نے کی۔ مقام شوریٰ پر تمام انتظامات جناب چوہدری ظہور احمد صاحب ریجنل امیر ہمبرگ نے زیر نگرانی مکرم حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج جرمنی کئے۔ جن میں ہمبرگ کی تمام جماعتوں کے صدران اور دیگر عہدیداران و افراد نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

مجلس شوریٰ کا ایجنڈا اور پروگرام قبل از وقت شرکاء کو ارسال کر دیا گیا تھا۔ مجلس کے پہلے اجلاس کا آغاز حسب پروگرام چھ بجے شام تلاوت قرآن پاک اور دعا سے ہوا۔ جس کے بعد محترم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے شرکاء کو جماعت احمدیہ جرمنی کو درپیش مسائل سے آگاہ کرتے ہوئے نمائندگان شوریٰ کو ان کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا اور مالی قربانی سمیت تمام شعبہ ہائے حیات میں تقویٰ سے کام لینے پر زور دیا۔ امیر صاحب کے افتتاحی خطاب کے بعد ایجنڈا اور ردشدہ تجاویز پڑھی گئیں۔ جس کے بعد سب کمیٹیوں کی تشکیل کے مراحل طے ہوئے۔

تین سب کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ سب کمیٹی نمبر ایک (دعوت الی اللہ) کے صدر مکرم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب' سب کمیٹی نمبر دو (برائے شعبہ تربیت) کے صدر مکرم مولانا محمد احمد صاحب راشد اور سب کمیٹی نمبر تین (مال) کے صدر مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مقرر ہوئے۔ 9 بجے وقفہ برائے نماز اور طعام ہوا۔ اس کے بعد تینوں مذکورہ کمیٹیوں کے علیحدہ علیحدہ اجلاسات بیک وقت شروع ہو گئے۔ جبکہ کمیٹیوں میں شامل نہ ہونے والے نمائندگان کے لئے ایک خصوصی ریفریشر کورس منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم امیر صاحب اور مشنری انچارج صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ اس اثناء میں مختلف مقامات پر تینوں کمیٹیوں کے اجلاسات جاری رہے جو مجلس شوریٰ کے لئے سفارشات مرتب کرنے کے بعد رات گئے مختلف اوقات میں ختم ہوئے۔

دوسرے روز 27 مئی بروز ہفتہ مجلس شوریٰ کا اجلاس صبح 9:30 بجے تلاوت و ترجمہ قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے درمیان تعاون و اشتراک عمل کی ضرورت پر زور دیا۔ اس کے ساتھ صدران جماعت کے ذاتی اور مثالی کردار اور ان کی فدائیت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ جس کے بعد صدر صاحب سب کمیٹی دعوت الی اللہ نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ پر تفصیلی غور و خوض ہوا اور متعدد نمائندگان نے بحث میں حصہ لیا۔ جس کے بعد وقفہ برائے نماز وطعام ہوا۔ ساڑھے تین بجے اجلاس دوبارہ شروع ہوا۔ اس اجلاس میں صدر صاحب سب کمیٹی تربیت نے رپورٹ پیش کی اور نمائندگان نے اس پر تفصیلی غور کیا اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ساڑھے پانچ بجے وقفہ برائے چائے ہوا۔ چھ بجے دوبارہ اجلاس شروع ہوا اور صدر صاحب سب کمیٹی مال نے اپنی رپورٹ پیش کرنی شروع کی۔ اس کمیٹی میں جماعت احمدیہ جرمنی کے سالانہ بجٹ برائے 2001ء۔2000ء پر تفصیلی غور کیا گیا تھا۔ یہ اجلاس شام دس بجے تک جاری رہا اگلے روز 28 مئی حسب پروگرام 9:30 بجے اجلاس کا آغاز ہوا اور ایک بجے دوپہر تک بجٹ پر ہی گفتگو جاری رہی۔ نمائندگان شوریٰ بجٹ کی مختلف تجاویز پر غور کرنے کے بعد اپنی آراء دیتے رہے۔ ساری مجلس شوریٰ کے دوران مکرم امیر صاحب بھی نمائندگان کی راہنمائی فرماتے رہے۔

اس کے بعد رپورٹ مجلس شوریٰ پڑھی گئی۔ بعد ازیں محترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ محترم امیر صاحب نے ہر لحاظ سے اس کامیاب اور بابرکت شوریٰ کے انعقاد پر خدا کا شکر ادا کیا اور نمائندگان پر زور دیا کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں واپس جا کر پوری تندہی کے ساتھ خدمت دین میں مصروف ہو جائیں۔

اس خطاب کے دوران مکرم امیر صاحب نے جملہ انتظام کنندگان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزاء سے نوازے۔ امیر صاحب نے مجلس شوریٰ کی ساری کارروائی جرمن زبان میں ہونے پر اطمینان اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

قریباً تین بجے مجلس شوریٰ برخاست ہوئی۔ جس کے بعد نمازیں ادا کی گئیں اور دوپہر کے کھانے کے بعد نمائندگان اپنے اپنے علاقوں کی طرف روانہ ہو گئے۔

(اخبار احمدیہ جرمنی۔ مئی جون 2000ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 15 جولائی 2000ء

12-45 a.m ایم ٹی اے بیلجیئم پروگرام۔
1-20 a.m. دستاویزی پروگرام۔
1-40 a.m. خطبہ جمعہ۔
2-50 a.m. مجلس عرفان۔
(ریکارڈ۔24 مارچ 2000ء)
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-30 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-00 a.m. لقاء مع العرب۔ نمبر381
6-05 a.m. خطبہ جمعہ۔
7-10 a.m. اردو کلاس نمبر355
8-25 a.m. کمپیوٹر سب کے لئے۔
8-55 a.m. مجلس عرفان۔
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-25 a.m ایم ٹی اے ماریشس پروگرام۔
12-15 p.m. دستاویزی پروگرام۔
12-45 p.m. لقاء مع العرب۔ نمبر381
1-50 p.m. اردو کلاس۔ نمبر355
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. ڈینش سیکھئے
5-00 p.m. جرمن ملاقات
(ریکارڈ۔ یکم اپریل 2000ء)
6-00 p.m. بنگالی سروس۔
7-05 p.m. کوئز: خطبات امام
7-30 p.m. ایم ٹی اے ورائٹی
7-55 p.m. چلڈرنز کلاس (نئی)
(ریکارڈ۔15 جولائی 2000ء)
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔

اتوار 16 جولائی 2000ء

1-05 a.m عربی پروگرام۔
1-25 a.m. چلڈرنز کلاس۔ (نئی)
(ریکارڈ۔15 جولائی 2000ء)
2-35 a.m. ایم ٹی اے ورائٹی۔
3-00 a.m. جرمن ملاقات۔
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-50 a.m. کوئز۔ خطبات امام۔
5-10 a.m. لقاء مع العرب۔ نمبر382
6-10 a.m. کینیڈین پروگرام۔
7-10 a.m. اردو کلاس۔ نمبر356
8-40 a.m. ڈینش سیکھئے۔
8-55 a.m. چلڈرنز کلاس
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-05 a.m. کوئز۔ خطبات امام۔
11-25 a.m. جرمن ملاقات
12-20 p.m. ایم ٹی اے ورائٹی
12-35 p.m. لقاء مع العرب۔ نمبر382
1-40 p.m. اردو کلاس۔ نمبر356
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 1

ہوئے (-)

دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ وہ دعائیں بھی ہیں جو بعض دفعہ دور جاتے ہوئے بچوں کو واپس کھینچ لاتی ہیں۔ (-) پس اگر وقتی طور پر کسی سے غلطی ہو بھی جائے اور وہ بعض باتوں میں جان کر یا غفلت یا لاعلمی کے نتیجے میں اپنی اولاد کے مفادات کے تقاضے نہ پورے کر سکے تو دعائیں اس کا سہارا بن جاتی ہیں اور دعاؤں کے نتیجے میں پھر ایسے بچے ایک حد سے آگے بدکنے کی توفیق نہیں پاتے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اس مضمون کو خوب کھول کر بیان فرمایا۔ آپ سے ایک شکایت کی گئی کہ ایک شخص ہے جو اپنی اولاد پر تربیت کے معاملے میں بہت سختی کرتا ہے' ناواجب سزائیں دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود اتنا اس پر ناراض ہوئے کہ شاذ کے طور پر حضرت مسیح موعود کو ایسے غصے کی حالت میں دیکھا گیا ہے آپ نے فرمایا وہ شرک کرتا ہے۔ اس کے اختیار میں ہے تربیت کرنا۔! یعنی جہاں تربیت سے غفلت ہو وہ بھی گناہ ہے لیکن تربیت کو اپنے ہاتھ میں سمجھ لینا چاہے ڈنڈے کے زور سے کی جائے یہ بھی ناجائز اور یہ بھی شرک کے مترادف ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو چاہئے کہ دعا کرے یعنی اگر تربیت کے بعد جو مناسب حقوق ہیں تربیت کے وہ ادا کرنے کے بعد پھر بھی کچھ کمی رہ جاتی ہے تو وہ خدا نہیں ہے پھر دعا کرے اور پھر دیکھے کہ دعا اثر دکھائے گی۔ پس حضرت مسیح موعود نے کبھی بھی اپنی تربیت پر بناء نہیں کی اس کثرت سے دعائیں کی ہیں بلکہ پیدائش سے بھی پہلے دعائیں شروع کر دیں کہ ان کے نتیجے میں جو کمیاں رہ گئی تھیں اللہ تعالیٰ خود پوری کرتا رہا ہے۔ بہت سے ایسے ابتلاء کے دور آئے ہوں گے کئی قسم کے ایسے صدمے پہنچے ہوں گے جو دین پر بھی بداثر ڈالتے ہیں مگر خدا نے بچایا ہے اس لئے کہ آپ کی اولاد آپ کی دعاؤں کے حصار میں رہی ہے۔ جیسے قلعہ کی فصیلیں ہوتی ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 3۔ مارچ 1995ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پامسٹری اور علم نجوم

حضرت مصلح موعود کی مجلس سوال وجواب

ایک دوست نے عرض کیا کہ پامسٹری (یعنی ہتھیلی کو دیکھ کر آئندہ واقعات بتانے) کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ آیا یہ کوئی یقینی علم ہے یا محض لغو چیز ہے۔

فرمایا میرے پاس اس علم کے متعلق کتابیں تو ئی ہیں۔ لیکن مجھے اس کی طرف کوئی رغبت پیدا نہیں ہوئی۔ اور اسی وجہ سے وہ کتابیں میں نے پڑھی نہیں لیکن میں اتنا یقینی طور پر جانتا ہوں کہ جیسے رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ شیطان کو اگر ایک بات معلوم ہوتی ہے۔ تو وہ اس میں جھوٹ ملا دیتا ہے اسی طرح اگر پامسٹ کی ایک بات درست ہوتی ہے تو سو باتیں جھوٹ ہوتی ہیں۔ میرے پاس اس کے متعلق کتابیں موجود ہیں۔ مگر میں نے ان کو پڑھا نہیں۔ البتہ فزی آگ نومی (Physiognomy) یعنی انسانی چہرہ کی بناوٹ وغیرہ سے علمی رنگ میں جو نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔ ان میں بہت حد تک سچائی پائی جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں حضرت امام جماعت الاول نے ایک دفعہ ایک عربی رسالہ مجھے دیا۔ اور فرمایا اس کو پڑھو۔ اس میں اسی علم کے متعلق بحث کی گئی تھی۔ اس مضمون کو پڑھنے کے بعد ایک لڑکا جو میرا دوست ہی تھا میرے پاس آیا میں نے اس سے کہا آؤ میں تمہارا چہرہ دیکھ کر بتاؤں کہ تمہارے اندر کیا کیا خواہشات پائی جاتی ہیں۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے اس کے چہرہ کو دیکھ کر کہا۔ کہ تمہارا دل چاہتا ہے۔ میں بڑے بڑے سفر کروں۔ یورپ جاؤں امریکہ جاؤں۔ تجارت کروں۔ گاڑیوں میں سواری کروں کاروں میں بیٹھوں۔ مجھے وہ نظارہ آج تک نہیں بھولتا۔ کہ میری یہ باتیں سنتے ہی اس کا رنگ زرد ہو گیا۔ اور کہنے لگا آپ کو یہ کس نے بتایا ہے میں نے کہا میں نے علم سے معلوم کیا ہے۔ وہ کہنے لگا نہیں ضرور کسی نے آپ کو یہ بات بتائی ہے۔ کیونکہ میرے دل میں یہی خواہش پائی جاتی ہے۔ وہ تُک بندی کچھ ایسی درست ثابت ہوئی۔ کہ وہ حیران رہ گیا اور اس نے سمجھا کہ میں نے کسی اور سے اس کی خواہشات معلوم کر کے اسے یہ باتیں بتائی ہیں۔ پھر خدا کی قدرت یہ تو بچپن کی بات تھی۔ آخر وہ بڑا ہوا۔ سرکاری ملازم ہوا۔ اور مجھے قطعی طور پر اس کا کوئی خیال نہ رہا۔ آخر اس نے پنشن لی اور پنشن لینے کے بعد وہ واقعہ میں انگلستان اور امریکہ گیا۔ اس نے تجارت کی۔ اور وہیں فوت ہوا۔ جب مجھے اس کی وفات کی اطلاع آئی۔ تو اس وقت مجھے اس کے بچپن کا یہ واقعہ یاد آگیا۔ تو جہاں تک انسان کے طبعی میلانات کا تعلق ہے چہرہ کی بناوٹ وغیرہ کو دیکھ کر ان میلانات اور خواہشات وغیرہ کا بہت حد تک علم ہو جاتا ہے۔ اور جب دوسرا شخص ویسا ہی عمل کر لیتا ہے۔ تو فزی آگ نومی والوں کے نزدیک یہ پیشگوئی بن جاتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص ان خواہشات کو دبا لیتا ہے۔ اور ان کی بات پوری نہیں ہوتی۔ تو لوگ کہہ دیتے ہیں علم میں کوئی غلطی ہو گئی ہوگی۔

یہ صرف نبیوں کا ہی خاصہ ہے کہ اگر ان سے کوئی اجتہادی غلطی ہو تب بھی لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ مگر ان لوگوں کی بیشک سینکڑوں باتیں غلط ہو جائیں۔ لوگ کبھی اعتراض نہیں کریں گے۔ بلکہ انہیں کبھی خیال بھی نہیں آئے گا۔ کہ ایسا کیوں نہیں ہوا۔ لیکن اگر کوئی بات پوری ہو جائے تو کہہ دیتے ہیں اس کی پیشگوئی تھی۔ جو پوری ہو گئی۔ اصل میں چہرہ کے نقوش سے انسان کے طبعی میلانات کا بہت حد تک پتہ لگ جاتا ہے۔ اور اسی پر اس علم کی بنیاد ہے۔ باقی پامسٹری کے متعلق میرے پاس کتابیں تو ہیں مگر میں نے وہ پڑھی نہیں۔ اور نہ اب تک مجھے کوئی پامسٹ ملا ہے۔ کہ میں اس کی باتوں سے یہ اخذ کرتا۔ کہ اس علم کی بنیاد کیا ہے۔

میرے پاس ایک دفعہ ایک احمدی آیا۔ وہ اسی قسم کا ایک فن جانتا تھا اور اس کے ذریعہ لوگوں سے روپیہ بھی کماتا تھا۔ میں نے اسے منع کر دیا تھا۔ کہ وہ اس ذریعہ سے روپیہ نہ کمائے۔ وہ ایک دن میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا آپ نے اس ذریعہ سے مجھے روپیہ کمانے سے تو منع کر دیا ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں آپ کو یہ فن دکھا دوں۔ میں نے کہا دکھاؤ اسی بیت الذکر کے ساتھ والے کمرہ میں وہ بیٹھ گیا۔ اور کہنے لگا آپ کوئی فارسی شعر اپنے دل میں سوچ لیں۔ میرے جیسے لوگ جنہوں نے فارسی نہ پڑھی ہو ان کو جب کہا جائے۔ کہ وہ کوئی فارسی شعر اپنے دل میں سوچ لیں تو

کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

کے سوا اور کوئی شعر انہیں آیا ہی نہیں کرتا۔ میں نے بھی یہی شعر اپنے دل میں سوچا۔ اور اس نے بتا دیا۔ کہ آپ نے یہ شعر سوچا ہوا ہے۔ میں نے کہا یہ چالاکی تو میں سمجھتا ہوں۔ کوئی اور بات بتاؤ وہ کہنے لگا۔ آپ ایک سے دس تک کوئی ہندسہ سوچ لیں۔ میں نے سات کا ہندسہ سوچ لیا۔ اسی وقت اس نے ایک کاغذ اٹھا کر مجھے دکھایا۔ اس پر لکھا ہوا تھا آپ سات کا ہندسہ دل میں رکھیں گے۔ پھر کہنے لگا آپ اپنی پیٹھ پر سے کرتہ اٹھائیں۔ دائیں طرف آپ کے ضرور مسہ ہے۔ میں نے کرتہ اٹھایا تو وہاں مسہ بھی تھا۔ میں نے کہا مسہ کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ پہلی دو باتیں جو تم نے دریافت کر لی ہیں وہ اب پھر دریافت کر کے دیکھو تب میں سمجھوں گا۔ کہ تم بات دریافت کر لیتے ہو۔ وہ کہنے لگا اب نہیں۔ میں نے پھر بہتیرا زور لگایا۔ کہ میں دوبارہ کوئی فارسی شعر یا ہندسہ اپنے دل میں رکھتا ہوں تم اسے دریافت کرو۔ مگر پھر وہ اس طرف آیا ہی نہیں۔ آخر میں نے اس سے کہا تمہاری اور چالاکیوں کا تو مجھے علم ہو گیا ہے یہ بتاؤ تم نے مسے کا کس طرح پتہ لگا لیا تھا۔ وہ کہنے لگا۔ ہماری راول قوم اس فن میں بہت مشہور ہے۔ اور بڑی کثرت سے اس نے انسانی جسموں کو دیکھا ہوا ہے اس لمبے تجربہ اور مشاہدہ کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ساٹھ فیصدی لوگوں میں کمر کے دائیں طرف ضرور مسہ ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کسی مجلس میں ہم یہ بات بتاتے ہیں۔ تو ایسے آدمی ضرور نکل آتے ہیں جن کے دائیں طرف مسہ ہوتا ہے۔ اور اگر تین چار کو یہ بات بتائی جائے۔ اور تین کے مسے نکل آئیں۔ اور چوتھے کا نہ نکلے۔ تو لوگ خیال کر لیتے ہیں کہ کوئی حسابی غلطی ہو گئی ہو گی۔ حالانکہ حساب کا کوئی سوال ہی نہیں۔ تجربہ سے ہم نے معلوم کر لیا ہے کہ ساٹھ ستر بلکہ اسی فیصدی لوگوں میں ضرور جسم کے دائیں طرف کوئی نشان وغیرہ ہوتا ہے۔ جب کثرت سے ہماری بات کی سچائی ثابت ہو جاتی ہے۔ تو لوگ سمجھتے ہیں۔ اگر ایک دو آدمیوں کے متعلق ہماری بات درست ثابت نہیں ہوئی۔ تو کوئی حسابی غلطی ہو گئی ہو گی۔

یہاں ایک دفعہ ایک اہل حدیث کے لیڈر آئے۔ اور انہوں نے ان باتوں کے متعلق شوق ظاہر کیا۔ تو میں نے انہیں اس شخص کے پاس بھجوا دیا۔ اتفاقاً جس قدر باتیں اس نے بتلائیں سب صحیح نکلیں۔ ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا۔ کہ وہ صاحب میرے پاس دوڑے دوڑے آئے اور کہنے لگے۔ یہ تو علم غیب جانتا ہے آپ اسے کہیں کہ وہ مجھے بھی یہ علم سکھا دے۔ میں نے کہا آپ اہل حدیث بنے پھرتے ہیں۔ اور آپ کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ علم غیب سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا۔ کہنے لگے اگر علم غیب نہیں تو اور کیا ہے۔ میں نے فلاں بات دل میں پوشیدہ رکھی تھی۔ اور وہ سب باتیں اس نے معلوم کر لیں۔ میں نے کہا اگر اسے علم غیب آتا ہے تو اس سے پوچھو۔ کہ وہ بھوکا کیوں رہتا ہے۔ اور ہر تیسرے چوتھے دن ہم سے آ کر یہ کیوں کہتا ہے کہ مجھے کچھ دو۔ علم غیب سے رزق کیوں مہیا نہیں کر لیا۔ اسی طرح اگر کسی پامسٹ کو میں ایک دفعہ دیکھوں تو شائد پتہ لگا لوں کہ وہ کیا چالاکی کرتے ہیں مگر مجھے کسی پامسٹ سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔

ایک دوست نے عرض کیا ایسٹرالوجی (یعنی علم نجوم) کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ کیا یہ درست ہے کہ ستارے انسانوں پر مختلف اثرات ڈالتے ہیں۔

فرمایا۔ یہ درست ہے کہ ستارے مختلف تاثیرات رکھتے ہیں۔ اور انسان ان سے متاثر بھی ہوتے ہیں۔ لیکن دنیا میں اثر ڈالنے والی صرف یہی ایک چیز نہیں بلکہ بیسیوں چیزیں انسان پر اثر ڈال رہی ہیں پہلے سمجھا جاتا تھا کہ صرف سورج اور چاند کا دنیا پر اثر پڑتا ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ستاروں کا بھی باقی دنیا پر اثر ہوتا ہے۔ بلکہ بعض ایسے ستارے ہیں۔ جن کی شعاعیں کئی کروں میں سے گزرنے کے بعد زمین پر اثر ڈالتی ہیں۔ علم نجوم کا ماہر ان تاثیرات سے جو نتیجہ اخذ کرتا ہے۔ وہ ستاروں کی تاثیرات کے قواعد کلیہ کے مطابق ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ تفصیل بیان کرتا ہے۔ تو اس میں کبھی صحیح بات کہہ دیتا ہے۔ اور کبھی غلط بات کہہ دیتا ہے۔ کیونکہ صرف ستارے ہی انسانوں پر اثر نہیں ڈال رہے۔ بلکہ دنیا میں اور ہزاروں چیزیں ہیں۔ جو انسان پر اثر ڈال رہی ہیں کبھی قانون شریعت کی زد میں انسان آجاتا ہے کبھی بد صحبت کا اثر اس پر ہو جاتا ہے۔ کبھی امنگوں اور اعلیٰ خواہشات کا فقدان اس پر اثر ڈالتا ہے۔ کبھی گناہوں کی کثرت اس پر اثر ڈالتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کر دیتا ہے۔ کہ اس پر لعنت ڈالی جائے۔ کبھی صحت کی کمزوری اس پر اثر ڈالتی ہے۔ کبھی زمانہ کے منفی اثرات سے وہ متاثر ہوتا ہے۔ کبھی اس کا ماحول اس پر اثر ڈالتا ہے۔ غرض بیسیوں چیزیں ہیں جن سے انسان متاثر ہو رہا ہوتا ہے۔ ایسٹرالوجر تو یہ کہہ رہا ہوتا ہے۔ کہ فلاں ستارہ کے اثر کے ماتحت اسے کوئی انعام ملنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی کثرت کی وجہ سے یہ فیصلہ کر رہا ہوتا ہے کہ اس پر عذاب نازل کیا جائے۔

پس محض کسی ستارہ کی تاثیر کو دیکھ کر انسان کسی دوسرے کے متعلق یہ فیصلہ نہیں کر سکتا۔ کہ اس کی آئندہ زندگی کس طرح گزرے گی۔ کیونکہ بیسیوں حالات ہیں جن میں سے اسے گزرنا پڑتا ہے۔ بیسیوں چیزیں ہیں جو ایک دوسرے کے اثرات کو بدل دیتی ہیں۔ اسی لئے حدیثوں میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص کہتا ہے کہ فلاں فلاں ستارہ کی وجہ سے بارش ہوئی ہے۔ وہ میرا کافر ہے کیونکہ ستارہ تو اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔ جب خدا چاہے گا اس کا اثر ڈالنا نتیجہ خیز ثابت ہو گا۔ اور جب خدا نہیں چاہے گا اس کے اثر کو کوئی اور چیز باطل کر دے گی پس دنیا میں صرف ایک چیز ہی اثر نہیں ڈال رہی۔ بلکہ بیسیوں چیزیں اپنا اپنا اثر ڈال رہی ہیں۔ پھر کوئی موافق اثر ہوتا ہے کوئی مخالف اثر ہوتا ہے۔ اور چونکہ ایک ہی وقت میں پچاس ساٹھ یا سو یا ہزار چیزیں اثر ڈال رہی ہوتی ہیں اور ہمیں ان کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ کہ وہ کون کون سی ہیں۔ اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ فلاں بات صرف فلاں ستارہ کی تاثیر کی وجہ سے ہوئی ہے۔ در حقیقت کئی چیزیں دنیا پر اکٹھا اثر ڈال رہی ہیں۔ اور اس وجہ سے فعل اسی ہستی کی طرف منسوب ہو گا۔

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کا ذکر خیر

کچھ روز ہوئے امریکہ سے عزیزہ امتہ الحیٔ کے بیٹے عزیزی محمود احمد نے بڑی عجلت میں اتنی سی خبر سنائی کہ نانا ابا کا انتقال ہو گیا۔ یہ محترم میاں عبدالرحیم احمد کی سناؤنی تھی۔ اس مختصر سے پیغام نے ربوہ کی یادوں کے کتنے ہی دریچے وا کر دئے۔ محترم میاں عبدالرحیم احمد ربوہ کے ان لوگوں میں سے تھے جو کبھی نمایاں ہو کر سامنے نہیں آئے مگر جن کے ذکر کے بغیر ربوہ کا ذکر مکمل بھی نہیں ہوتا۔ خاموش' مرنجاں مرنج' کام سے کام رکھنے والے' ادھر ادھر سے بے نیاز' اپنے مشن اور اپنی ذات میں مگن رہنے والے۔ ہمیں ان کی شخصیت کی اسی جہت نے بہت متاثر کیا کہ دفتر سے گھر' گھر سے دفتر۔ عام تقریبوں میں سوائے اہم جماعتی تقریبات کے انہیں کبھی شامل ہوتے نہیں دیکھا۔ تقریر تو کیا کرتے گفتگو بھی کم کرتے تھے تھوڑی اور مکمل۔ طبیعت میں حد سے زیادہ سادگی تھی مگر لباس نہایت صاف ستھرا اور اجلا پہنتے تھے چال میں ایک خاص وقار تھا۔ چلتے میں ادھر ادھر بھی نہیں دیکھتے تھے اپنے سامنے نظریں زمین پر گاڑے ہوئے چلتے تھے جیسے کسی سے کوئی سروکار نہ ہو۔ تحریک جدید میں وکیل الدیوان تھے۔ اور ہمارا پہلا تعارف اسی حیثیت میں ہوا۔ ہم نے زندگی وقف کرنے کا عہد کیا۔ میاں صاحب کے دفتر میں حاضر ہوئے آپ نے ہمیں ایک نظر دیکھا بس اتنی سی بات کی کہ آپ کا وقف حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کیا جائے گا پھر اطلاع دے دی جائے گی۔ حکم آیا تعلیم جاری رکھیں۔ بی اے کے بعد تجدید وقف کی' ارشاد آیا تعلیم جاری رکھیں۔ ایم اے کے بعد حاضر ہوئے حکم ہوا جب آپ کی ضرورت ہوگی بلا لیا جائے گا چنانچہ کالج میں اردو کے لیکچرار کی جگہ خالی ہوئی تو ہمیں خدمت کے لئے حاضر ہونے کا حکم ہوا۔ اور اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت کی اپنی سی توفیق مل رہی ہے۔ اس سارے عرصہ کے دوران محترم وکیل الدیوان صاحب سے دو چار فقروں سے زیادہ گفتگو نہ ہوئی جو حکم اوپر سے آتا دو فقروں میں کہہ دیتے اور بس:

محترم میاں عبدالرحیم صاحب سے نسبتاً قریب کے تعلقات اس وقت شروع ہوئے جب صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب نے ہمارا تعارف کروایا۔ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے صاحبزادے تھے اور بی بی امتہ الرشید صاحبہ بیگم میاں عبدالرحیم احمد کے بھائی ہونے کے ناطے انہی کے ہاں قیام رکھتے تھے۔ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے دفتر میں نائب کے طور پر متعین ہوئے تو ہمیں ان کے ساتھ متعارف ہونے کا موقع ملا۔ ایک روز اچانک میاں صاحب نے ہمیں روک لیا اور ہماری الفضل میں چھپی ہوئی کسی چیز کا حوالہ دیا اس روز سے دوستی پکی ہو گئی کہ ارے میاں صاحب تو خوب صاحب ذوق نکلے۔ پھر ہم نے ان کے ساتھ علیک سلیک شروع کر دی ورنہ افسری کے ناطے ان سے بدکے ہوئے تھے۔ میاں صاحب میاں عبدالرحیم احمد کے ہاں اسی کوٹھی کے باہر کے کمرہ میں رہتے تھے وہ کوٹھی جو آج کے دارالضیافت کے گیٹ سے باہر تحریک جدید کے وکلا کی کوٹھیوں میں سے پہلی کوٹھی ہے۔ اسی کوٹھی میں مکرم میاں عبدالرحیم احمد کے والد گرامی پروفیسر علی احمد بھاگلپوری بھی قیام رکھتے تھے گویا یہ چھوٹی سی کوٹھی کتنے ہی نابغہ روزگار افراد کو سمیٹے ہوئے تھی۔ اس کا مطلب تھا گھر والوں کے دل کشادہ ہیں جس میں اتنے لوگوں کی مہمانی رہتی ہے۔ پھر دل کی کشادگی کا یہ منظر بھی دیکھنے میں آیا کہ کئی بار میاں عبدالرحیم احمد نے راہ چلتے ہمیں روک لیا کہ آئیے اکٹھے کھانا کھائیں آج گھر میں اور کوئی مہمان نہیں ہے۔

۔ ہمیں ان کی یہ ادا بہت ہی پیاری لگی۔ برسوں بعد عزیزہ امتہ الحیٔ یہاں سویڈن میں اپنے ابا کو یاد کرتے ہوئے کہنے لگیں کہ ابا تو جب تک کسی مہمان کو ساتھ بٹھا کر کھانا نہ کھلائیں ان کا لقمہ حلق سے نہیں اترتا۔ ہم نے کہا بی بی ہم اس بات کے گواہ ہیں اور پھر ہم نے اسے اپنے دو واقعات سنائے کہ کس طرح اس کے ابا نے ہمیں کھانے کے وقت تک روکے رکھا اور اتنے پیار اور خلوص سے دعوت دیتے تھے کہ آدمی انکار کر ہی نہیں سکتا تھا۔

اس خاندان سے قریبی تعلق تو عزیزہ امتہ الصبور کا استاد بننے کے بعد شروع ہوا۔ ایک روز صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب نے ہمیں کہا کہ بی بی یعنی صاحبزادی امتہ الرشید آپ سے کوئی بات کہنا چاہتی ہیں گھر آئیے گا۔ ہم حاضر ہوئے تو مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب نے فرمایا کہ ہماری بیٹی امتہ الصبور جسے ہم سب لوگ سری کہتے ہیں ایم اے اردو کا امتحان دینا چاہتی ہیں کیا آپ انہیں تیاری کروا سکیں گے؟ ایسے مہربان آدمی کی بات کیسے رد کی جا سکتی تھی ہم نے حامی بھر لی اور عزیزہ سری کو پڑھانا شروع کر دیا۔ ہم حاضر ہوتے۔ اندر پردہ میں سری بیٹھتیں۔ ہم انہیں سبق دیتے۔ عزیزہ امتہ الحیٔ جو اس وقت چھوٹی سی تھیں کبھی کبھار ہمیں حیرت سے دیکھتیں کہ یہ آدمی عجیب ہے شعروں پر شعر پڑھے جا رہا ہے اور اندر پردہ میں باجی لکھے جا رہی ہیں۔ میں نے سویڈن میں عزیزہ امتہ الحیٔ سے پوچھا کیا آپ کو وہ باتیں یا زمانہ یاد ہے؟ کہنے لگیں نہیں سب باتیں تو نہیں مگر یہ بات اچھی لگتی تھی کہ باجی پڑھ رہی ہیں اور آپ پڑھا رہے ہیں۔ اس تعلق کی وجہ سے محترم میاں عبدالرحیم صاحب کا سلوک ہمارے ساتھ بہت ہی مشفقانہ ہو گیا اور ہم بھی اس گھر کا فرد ہی جانے جانے لگے۔ سری کی تو جلدی ہی شادی ہو گئی اور وہ ساری پڑھائی وڑھائی بیچ میں رہ گئی مگر ان کے میاں ڈاکٹر میر داؤد احمد اور سری اور ان کے بچے "بی بی" کا استاد ہونے کے ناطے اب بھی ہماری بہت عزت کرتے ہیں۔ ظاہر ہے محبت کا یہ سبق ان لوگوں نے اپنے ماں باپ اور اپنے نانا نانی سے سیکھا ہے۔ پھر عزیز ڈاکٹر ظہیرالدین منصور احمد ہمارے شاگرد ہو گئے تو رشتہ اور زیادہ مضبوط ہو گیا ظہیر کی بیوی عزیزہ رضوانہ تو اپنے سید عبداللہ شاہ کی بیٹی ہے جو ہمارے ہاتھوں میں پل کر بڑھی ہے اور ہمارے بچوں جیسی ہے اس لئے خاندان کے ساتھ محبت کا جو رشتہ استوار ہوا تھا وہ اب تک استوار ہے۔ ہم پر دل کا حملہ ہوا تو ہمارے اپنے خاندان میں سے ابھی کوئی سویڈن میں نہیں تھا عزیزہ امتہ الحیٔ اور اس کے سارے خاندان والوں نے اتنی خدمت کی اور اس خلوص سے کی کہ اس کا بدلہ چکانا ہمارے بس میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے میاں عزیز ڈاکٹر خالد احمد عطا کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔ میاں عبدالرحیم احمد کی محبت ان کی اولاد میں بھی اسی طرح جاری و ساری ہے۔

ربوہ میں کالج کے زمانہ میں خوب مشاعرے بھی ہوتے تھے مگر کبھی میاں عبدالرحیم احمد یا میاں خلیل احمد ان میں تشریف نہ لائے مگر ان کے ذوق کا اندازہ ان کی گفتگو سے ہوتا رہتا تھا۔ سلسلہ کے اخبارات و رسائل پر ان کی نظر رہتی تھی۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہماری کوئی چیز چھپی ہو اور اس پر میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی جانب سے عندالملاقات داد نہ ملی ہو۔ یہ چھوٹی چھوٹی دلنوازی کی باتیں انہیں بہت آتی تھیں اور یہی ان کی شخصیت کا جوہر تھا جو ان سے ملنے والوں کے دل میں ان کا حد سے سوا احترام پیدا کر دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس نیک نفس' مخلص' خاموش خادم سلسلہ کی مغفرت فرمائے اور ان کی اولاد میں ان کے اوصاف کریمانہ کا فیضان جاری رکھے۔ آمین

تاریخ احمدیت انڈونیشیا کا ایک زریں باب

حضرت مصلح موعود کی طرف سے جماعت انڈونیشیا کے لئے قیمتی تبرک

جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کے نائب صدر مکرم راڈن ہدایت صاحب اوائل 1955ء میں مرکز سلسلہ ربوہ میں ایک ماہ سے زائد عرصہ مقیم رہنے کے بعد جب واپس اپنے وطن تشریف لے جانے لگے تو انہوں نے حضرت المصلح الموعود سے خواہش کی کہ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے لئے انہیں کوئی تبرک عنایت فرمایا جائے۔ حضور نے ان کی خواہش کے احترام میں سیدنا حضرت مسیح موعود کی تصنیف حقیقۃ الوحی کے مسودہ کا ایک حصہ جو آٹھ صفحات پر مشتمل تھا۔ اپنے پاس سے عنایت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ اصل مسودہ کا عکس مرکز میں محفوظ رکھا جائے۔ چنانچہ حضور کی اس ہدایت کی تعمیل میں اس کے عکس کی تین کاپیاں لی گئیں جو خلافت لائبریری ربوہ میں محفوظ ہیں۔ اور پھر اصل تبرک دو رومالوں میں لپیٹ کر اور ڈبے میں بند کر کے چناب ایکسپریس کی روانگی سے قبل 3 فروری 1955ء کو مکرم راڈن صاحب ہدایت کے سپرد کر دیا گیا اس تبرک کے ساتھ حضرت المصلح الموعود نے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کو ایک خط بھی لکھا۔ جس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"جماعت احمدیہ انڈونیشیا! خدا تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ: آپ کی جماعت کے اخلاص اور محبت احمدیت کو دیکھ کر میں ایک تبرک حضرت مسیح موعود (-) کا آپ کو بھجواتا ہوں اور یہ آپ کی ایک تحریر ہے جو آپ کے اپنے دست مبارک کی لکھی ہوئی ہے۔ در حقیقت یہ آپ کی کتاب حقیقۃ الوحی کے مسودہ کا ایک حصہ ہے مگر اس کے بارے میں یاد رہے کہ یہ تحریر قلم برداشتہ ہے۔ حقیقۃ الوحی کے چھپتے وقت اصلی کاپیوں اور مطبوعہ کلام کا مقابلہ کرنے پر' اور ترجموں پر نظر ثانی کرنے پر اصلاح کی گئی اس لئے حقیقۃ الوحی مطبوعہ اور اس مسودہ میں کچھ قلیل سا فرق ہو گیا ہے۔ ایسے اختلاف کے بارہ میں یاد رکھنا چاہئے کہ جو حقیقۃ الوحی میں چھپا ہے۔ وہ اصل ہے اور جو اس مسودہ میں ہے وہ اس کے تابع ہے۔ یہ مسودہ بطور تبرک زیادہ قدر و قیمت رکھتا ہے اور حقیقۃ الوحی کا مطبوعہ کلام بطور صحت زیادہ قدر و قیمت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی قدر سمجھنے اور کرنے کی توفیق بخشے۔ والسلام۔ خاکسار

مرزا محمود احمد۔

3-2-55

حضور نے یہ مکتوب مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی کو لکھوایا اور اس کے آخر میں حضور انور نے اپنے قلم مبارک سے اس پر دستخط ثبت فرمائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 22 دسمبر 1960ء)

بقیہ صفحہ 3

جس نے اصل فیصلہ صادر کرنا ہے۔ اسی لئے حدیثوں میں یہ کہا گیا ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں خدا کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ مومن ہیں اور جو لوگ کہتے ہیں فلاں فلاں ستارہ کے چکر اور اس کی گردش کے نتیجہ میں بارش ہوئی۔ اور ان چیزوں کو بنیاد قرار دیتے ہیں وہ مشرک ہیں۔

(بخاری)

(الفضل 4۔جون 1944ء)

★......★......★......★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد جاوید صاحب

انسانی بدن

قدرت کی صناعی کا سب سے بڑا شاہکار

جس طرح ایک کارخانے میں مختلف پرزے مختلف کام سرانجام دیتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اسی طرح انسانی جسم میں بال اگ رہے ہیں، آنسو بہہ رہے ہیں، دل دھڑک رہا ہے، سانس چل رہی ہے، کان سن رہے ہیں آنکھیں دیکھ رہی ہیں اور دماغ سوچ رہا ہے۔ سب سے پہلے میں دماغ کو لیتا ہوں۔

دماغ

جو کچھ ہمیں دماغ کے متعلق معلوم ہے وہ ان خلیوں میں محفوظ ہوتا ہے جنہیں عصبانیے (نیورونز) کہا جاتا ہے یہ نیورونز خوردبینی برقی کیمیائی (مائیکروسکوپک الیکٹروکیمیکل) بٹن ہیں جو ایک ملی میٹر کے بھی چند سوویں حصے کے برابر ہوتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کے دماغ میں تقریباً دس کھرب نیورونز ہوتے ہیں کئی نیورونز اپنے پڑوسیوں کے ساتھ ہزاروں رابطے رکھتے ہیں۔

ہمارے دماغ میں خیالات کی برقی کیمیائی چنگاریاں ہمہ وقت ادھر سے ادھر سفر کرتی رہتی ہیں۔ اگر ہم دماغ کے اندر جا کر اس کا نظارہ کریں تو ہمیں ہر جانب بجلیاں سی چمکتی ہوئی دکھائی دیں گی یہ ہمارے خیالات کے کوندے ہیں جو ہر وقت لپکتے رہتے ہیں۔ نیند میں بھی دماغ انسانی زندگی کے کاروبار میں مشغول رہتا ہے۔ پھڑکتا ہے، پھیلتا ہے، سکڑتا ہے اور روشن رہتا ہے، گویا خواب دیکھتا ہے، حافظے کو آواز دیتا ہے اور معاملات پر غور کرتا ہے۔ ہمارے تصورات، خاکے اور خیال ٹھوس حقیقت کے مختلف روپ ہیں۔ ہماری ایک سوچ سینکڑوں برقی کیمیائی تحریکات سے عبارت ہوتی ہے۔ اگر ہم نیورونز جتنے ہو سکتے تو بڑے پیچیدہ، مفصل اور عارضی نقوش کو دیکھتے یہ ہمارا حافظہ ہے۔ یہاں گلاب کی خوشبو بھی تحریر ہے اور وہ تشویش بھی جو کسی چیز کے کھو جانے پر ہوتی ہے۔

ذہن کی مملکت میں کئی وادیاں ہیں۔ یہ ایسے اتار چڑھاؤ ہیں جو ایک محدود حجم کی کھوپڑی میں پوشیدہ کورٹیکس کے اندر معلوماتی ذخیرے کے لئے کافی جگہ پیدا کر دیتے ہیں دماغ کی اعصابی کیمیا (نروس کیمسٹری) بے حد مصروف رہتی ہے۔ ذہن کے یہ سرکٹ نہایت حیرت انگیز ہیں، کسی بھی انسانی ایجاد سے زیادہ پیچیدہ اور دلکش۔ لیکن اس قدر پیچیدہ کیمیا کے باوجود بظاہر اس ذہنی مشین کی کارگزاری محض ان دس پدم رابطوں کی بدولت معلوم ہوتی ہے۔ جو شعور کا نفیس جال بنتے ہیں۔ سوچ کی یہ دنیا دو حصوں میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔ کورٹیکس کا دایاں نصف حصہ یادداشت، وجدان، احساس اور تخلیقی فکر کا ذمہ دار ہے۔ جبکہ بایاں نصف حصہ عاقلانہ، تجزیاتی اور ناقدانہ سوچ کا مرکز ہے۔ یہ دونوں قوتیں انسانی سوچ اور فکر کی ترجمان ہیں۔ ان دونوں حصوں کے درمیان مسلسل مکالمہ جاری رہتا ہے جو اعصابی جال کی مختلف تہوں سے گزرتا ہے۔ اعصابی نسوں کا یہ جال کورپس کیلوزم کہلاتا ہے۔ جو تخلیق اور تجزیے کے درمیان ایک پل کہا جا سکتا ہے کیونکہ تخلیق و تجزیہ دونوں ادراک عالم کے لئے لازمی ہیں۔ انسانی دماغ میں 20 لاکھ کتابوں کے برابر معلوماتی مواد موجود ہے۔ فرض کریں کہ ہم ان معلومات کو انگریزی میں لکھنا چاہیں تو اس سے 20 لاکھ کتب بھر جائیں گی۔

آنکھ

آنکھ کی پتلی ایک سوراخ ہے، جس سے روشنی گزرتی ہے۔ اگر روشنی زیادہ ہو تو پتلی سمٹ جاتی ہے اور اگر کم ہو تو پھیل جاتی ہے تاکہ زیادہ روشنی اندر جا سکے۔ کیمرہ آنکھ کی نقل ہے۔ اگر ہمیں شام کے وقت کوئی تصویر لینا مقصود ہو تو روشنی کا سوراخ زیادہ دیر تک کھلا رکھتے ہیں اور زیادہ روشنی میں صرف 1/10 سیکنڈ۔

آنسو ان گلٹیوں میں تیار ہوتے ہیں جو آنکھوں کے متصل کانوں کی طرف واقع ہیں۔ آنسو آنکھوں کو صاف رکھتے ہیں۔

آنکھ کا ہر حصہ کیمرے کی پلیٹ کی طرح ہے جسے محفوظ رکھنے کے لئے ایک سخت جلد اردگرد لگا دی گئی ہے۔ یہیں سے تار دماغ کو جاتے ہیں۔ جب کوئی چیز اس حصے پر منعکس ہوتی ہے تو ان تاروں کے ذریعے دماغ میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے اور وہ دیکھتا ہے۔ دیکھنے کا کام دماغ کرتا ہے اور آنکھ صرف آلہ بصارت ہے۔ آنکھ کے آخری طبقے میں 30 لاکھ تہیں اور تین کروڑ ستون ہیں۔

کان

قرآن کریم نے آنکھوں سے پہلے سماعت کا ذکر کیا ہے۔ جو یقیناً اس بناء پر بہت اہمیت کا حامل ہے۔ دراصل کان کی ساخت اس قدر پیچیدہ ہے کہ اس کی ہیئت پر غور کرنے والے خدا کے سمیع ہونے پر بلاتردد ایمان لے آئے۔

چنانچہ امپیریل کالج آف سائنس (لنڈن) کے ایک پروفیسر مسٹر ولیم ایک دفعہ انسانی کان کی ساخت پر غور کر رہے تھے۔ الٰہی صناعی کے حیرت انگیز کمالات سے مرعوب ہو کر چلا اٹھے :

"He who planted ears, Shall he not hear?

"جس اللہ نے کان ایجاد کیے ہیں، کیا وہ خود صفت سمع سے محروم ہے؟"

(دو قرآن ص 40، 41 از غلام جیلانی برق)

کان کی اندرونی دیواریں کڑوا مواد تیار کرتی ہیں خدا کی صناعی دیکھیے کوئی چیونٹی وغیرہ چلی جائے تو اس کڑوے رس سے فوراً ہلاک ہو جاتی ہے۔ اس مواد سے آگے ایک پردہ ہے اس کے آگے تین ہڈیاں زنجیر کی طرح ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔ یہ بلند و کرخت آواز کو نرم کر کے آگے بھیجتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7 دسمبر 1990ء کے خطبے میں ایک واقعہ بیان فرمایا جس کو اختصار کے ساتھ لکھتا ہوں جس کا لب لباب یہ ہے کہ خدا نے انسانی کانوں کو اس طور پر بنایا ہے کہ بلند آوازیں جن سے کان پھٹنے کا خطرہ ہو سن نہیں سکتے۔

سان فرانسسکو میں بعض امیر لوگوں نے House boats میں رہنے کا ارادہ کیا۔ ساری رات ان کو خوفناک آوازیں آتی رہیں، صبح انہوں نے بجلی والوں پر مقدمہ کر دیا۔ لیکن اچانک سائنسدانوں نے تحقیق کرنی شروع کی تو معلوم ہوا کہ ایک خاص قسم کی مچھلی جو سارا دن خاموش رہتی ہے اور رات کو آوازیں نکالتی ہے۔ سمندر کے اندر وہ اس قوی انداز سے پیغامات دیتی تھی کہ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اگر انسانی کان سننے لگ جائیں تو پردے پھٹ جائیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسے پردے بنا رکھے ہیں یعنی ظاہری دنیا میں بھی وہ پردے بنے ہوئے ہیں جن کو ہم دیکھ نہیں سکتے۔ Wavelengths بدلنے کے نتیجے میں ایک پردہ بن گیا۔ آپ خاص قسم کی آوازیں سنتے ہیں بعض دوسری قسم کی آوازیں سن ہی نہیں سکتے ورنہ اگر سنتے تو اپنی آوازیں سننے کے بھی اہل نہ رہتے۔ اس قدر طاقتور آوازیں ہیں۔ اتنا زبردست شور ہے کہ پردوں کے پرخچے اڑ جائیں۔ پس خدا تعالیٰ نے پردے رکھے ہوئے ہیں۔

(خلاصہ از خطبہ جمعہ 7 دسمبر 1990ء)

ناک

اس کے بعد جب ناک کو دیکھتے ہیں تو یہ سونگھنے کے علاوہ جاسوسی کا کام بھی دیتا ہے۔ جو جراثیم ہوا میں موجود ہوتے ہیں اور کسی طرز سے معلوم نہیں ہو سکتے ناک ان کے وجود سے دماغ کو اطلاع دیتا ہے اور دماغ فوراً ہاتھ کو حکم دیتا ہے کہ ناک کے آگے رومال وغیرہ رکھ لو تا مضر جراثیم اندر نہ جانے پائیں۔

دل

پھر دل کی طرف آتے ہیں تو اس کے حیران کن عمل سے خدا کی صناعی کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ دل کو پمپ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ یہ متواتر سکڑتا اور پھیلتا ہے جس کی وجہ سے بدن کے اندر خون حرکت کرتا ہے۔ یوں بدن میں خون کی حرکت کا باعث دل بنتا ہے۔

یہ انسانی بدن کی پیچیدہ مشین کا معمولی سا تعارف ہے۔ اگر ہم انسانی بدن کی مشین پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایک قدم اٹھانے پر سو پٹھے مل کر کام کرتے ہیں اگر ان میں سے ایک پٹھا بھی بگڑ جائے تو ہم قدم نہ اٹھا سکیں۔

آخر بات یہاں پر ہی ختم ہوتی ہے کہ اس مشین کو چلانے والی ایک ہستی موجود ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سب سے پہلی ہڑتال

دنیا میں ہڑتالوں کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے۔ سب سے پہلی ہڑتال پانچ ہزار سال قبل مصر میں اہرام مصر تعمیر کرنے والے مزدوروں نے کی۔ اہرام تعمیر کرنے والے مزدوروں نے مطالبہ کیا تھا کہ انہیں گندم کے دلیے میں ڈالنے کے لئے لہسن دیا جائے۔ آخر کار انتظامیہ نے ان کو لہسن دے کر جان چھڑائی تھی۔ اسی طرح برصغیر میں سب سے پہلی ہڑتال مئی 1827ء میں کلکتہ (بھارت) میں ہوئی تھی۔ یہ ہڑتال پالکی اٹھانے والے کہاروں نے انگریزوں کے خلاف کی تھی۔ ان کو شکایت تھی کہ انگریز ان کا پورا معاوضہ ادا نہیں کرتے۔ لہذا انہوں نے کرایہ ایڈوانس لینا شروع کر دیا جبکہ انگریزوں نے توہین جانا۔ انہوں نے انتقامی طور پر کہاروں کے لئے لائسنس کی شرط رکھ دی چنانچہ 22 مئی 1827ء کو کہاروں نے لائسنس کی واپسی تک ہڑتال کر دی۔ انگریزوں نے ہڑتالی کہاروں پر مظالم کے پہاڑ توڑ دیئے چنانچہ چار دن بعد کہاروں کو ہڑتال واپس لینی پڑی۔ 1952ء میں تربوائے نامی گاؤں (اٹلی) کے باشندوں نے مہنگائی کے خلاف احتجاجاً ہڑتال کر دی اور ان لوگوں نے تہیہ کیا کہ اب گاؤں میں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا مگر تیرہ ماہ بعد اس گاؤں میں ایک بچہ پیدا ہو گیا چنانچہ انہوں نے خود بخود یہ ہڑتال ختم کر دی۔

(روزنامہ خبریں 9 جون 2000ء)

کونین یہ ایک مشہور دوائی کا انگریزی نام ہے اور ہندوستان کی تمام زبانوں میں اسی نام سے مشہور ہے۔ انگریزی طب میں اسے Cinchona Cortex کہتے ہیں۔

کونین ایک درخت کی چھال کا ست ہے جیسے انگریزی میں سنکونا کہتے ہیں۔ اس درخت کی کم و بیش 40 مختلف اقسام بیان ہوئی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر32811 میں چوہدری ممتاز احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم گجر پیشہ تجارت عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واپڈا ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 2000-1-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ کار سوزوکی مہران ماڈل 97ء مالیتی/-200000 روپے۔ 2۔ نقد رقم بینک میں/-200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-10000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری ممتاز احمد III-D-288 واپڈا ٹاؤن ضلع لاہور گواہ شد نمبر1 چوہدری بشیر احمد وصیت نمبر31608 والد موصی گواہ شد نمبر2 ابراہیم نصراللہ درانی وصیت نمبر25365۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32812 میں عبدالسمیع شاد ولد عبدالخالق شاد قوم بھوپال پیشہ ملازمت عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن پارک مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 2000-1-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-1600 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالسمیع شاد C-61 گلی نمبر18 گلشن پارک مغلپورہ لاہور گواہ شد نمبر1 مبشر احمد جاوید فیصل پارک مغلپورہ لاہور گواہ شد نمبر2 نصیر احمد قریشی وصیت نمبر23096 مربی سلسلہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32813 میں وسیم احمد گورایا ولد محمد جمیل گورایا قوم گورایا جٹ پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مین بازار مسلم آباد شالیمار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-11-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وسیم احمد گورایا مکان نمبر1 گلی نمبر12 مین بازار مسلم آباد شالامار ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر26217 گواہ شد نمبر2 قیصر عزیز گرین پارک شالامار ٹاؤن لاہور۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32814 میں زینب خاتون زوجہ عبدالستار صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ برکت دارالعلوم شرقی ربوہ حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1999-9-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ 1/3 حصہ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع طاہر آباد مالیتی/-30000 روپے۔ 2۔ طلائی انگوٹھی وزنی 6 ماشہ مالیتی/-3000 روپے۔ 3۔ طلائی کانٹے وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی/-8000 روپے۔ 4۔ نقد رقم قومی بچت میں/-10000 روپے۔ 5۔ حق مہر/-500 روپے۔ کل جائیداد مالیتی/-51500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-500 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زینب خاتون دارالعلوم شرقی ربوہ حال مسلم کالونی مسلم روڈ سمن آباد روڈ لاہور گواہ شد نمبر1 مبارک احمد عابد مسلم کالونی سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر2 عبدالستار مسلم کالونی سمن آباد لاہور۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32815 میں مبشر حسین ولد امام دین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 32/N.P غربی ضلع رحیم یار خان حال طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 2000-1-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبشر حسین طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 آصف محمود ڈار طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر2 عطاء البصیر طاہر ہوسٹل ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32816 میں مسرت تحسین زوجہ ظہور الٰہی صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 10/3 دارالیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2000-2-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 12 تولہ مالیتی/-73320 روپے۔ اور حق مہر وصول شدہ/-10000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی/-83320 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مسرت تحسین 10/3 دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد افضل خان صدر جماعت احمدیہ بہل پور ضلع گجرات گواہ شد نمبر2 عطاء الرحمٰن درانی 20/4 دارالیمن غربی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32817 میں امتہ الباسط بنت محمود احمد قمر قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/6 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2000-3-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الباسط 4/6 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمود احمد قمر والد موصیہ گواہ شد نمبر2 عطاء الرحمٰن محمود وصیت نمبر24695۔

مسل نمبر32818 میں امتہ المجیب بنت محمود احمد صاحب قمر قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/6 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2000-3-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-2670 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ المجیب 4/6 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمود احمد قمر وصیت نمبر29445 والد موصیہ گواہ شد نمبر2 عطاء الرحمٰن محمود وصیت نمبر24695۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

بنگلور کے چرچ میں بم دھماکہ

بھارت کے شہر بنگلور کے سینٹ پیٹر اینڈ پال نامی گرجا گھر میں بم دھماکہ سے عمارت کو نقصان پہنچا ہے۔ گرجا گھر میں کچھ دیر قبل سینکڑوں لوگوں نے سالانہ ضیافت میں شرکت کی۔ دھماکہ سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ عیسائی تنظیموں نے گرجا گھروں میں بم دھماکوں پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ سرکاری ترجمان کا کہنا ہے کہ اس بات کی تفتیش کی جارہی ہے کہ یہ بم کس نے رکھا تھا۔ عیسائیوں کا موقف ہے جب سے واجپائی نے عنان حکومت سنبھالا ہے ہندو انتہا پسندوں کے ایسے حملے تیز ہوگئے ہیں۔

مشرقی وسطیٰ قیام امن کانفرنس

مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے منصوبے کو حتمی شکل دینے کے لئے سربراہ کانفرنس کیمپ ڈیوڈ میں شروع ہو رہی ہے جس میں فلسطینی صدر یاسر عرفات، اسرائیلی وزیراعظم اور امریکی صدر بل کلنٹن شرکت کریں گے۔ ایجنڈے میں مقبوضہ بیت المقدس کی حیثیت اور ان علاقوں کا تعین شامل ہے جو فلسطین کے حوالے کئے جائیں گے۔

ایڈز کی عالمی سربراہ کانفرنس

جنوبی افریقہ کے شہر ڈربن میں ایڈز کے متعلق 13 دیں بین الاقوامی سربراہ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جنوبی افریقہ کے صدر تھابو امبیکی نے کہا ہے کہ ایڈز سے سب سے زیادہ افریقی ممالک متاثر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے عالمی برادری سے اپیل کی کہ وہ اس موذی مرض کو پھیلنے سے روکنے میں مدد دیں۔ افریقی ممالک میں اڑھائی کروڑ سے زائد افراد ایڈز کا شکار ہیں۔ ڈربن میں ہونے والی اس کانفرنس میں 178 ممالک سے 11 ہزار مندوبین نے شرکت کی۔

باغیوں کی فجی کے قصبہ پر لوٹ مار

فجی کے باغیوں اور فوج کے مابین معاہدہ کے باوجود درجنوں باغی افراد نے لیووکا میں زبردست لوٹ مار کی اور فری میسن ہال کو آگ لگادی۔ حکام کے مطابق 130 افراد نے حملہ کیا۔ بعد ازاں انہوں نے قصبے کے فوجی کیمپ پر قبضہ کی کوشش کی۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ حملہ باغی لیڈر جارج سپیٹ کی حمایت میں کیا گیا۔

چین میں طوفانی بارشیں۔ 35 ہلاک

چین کے صوبے شنگھائی میں طوفانی بارشوں سے 35 افراد ہلاک ہوگئے۔ شدید بارشوں کی وجہ سے بڑی تعداد میں فصلیں اور عمارتیں تباہ ہوگئیں۔ ذرائع کے مطابق گزشتہ ہفتے سے جاری بارشوں کے باعث اب تک پورے ملک میں 1445 افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ اور وسیع پیمانے پر تباہ کاری ہوئی ہے۔

بھارتی ریاست بہار کا وزیر برطرف

نچلی ذات کے ہندوؤں پر ظلم و تشدد کرنے کے الزام میں بہار کی ریاستی حکومت کے ایک وزیر للت کماریادیو کو ان کے عہدے سے برخاست کر دیا گیا ہے۔ سیاسی حلقوں کے طول پکڑنے کے بعد ریاستی حکومت نے وزیر کو عہدے سے الگ کر دیا۔ کانگرس نے ریاستی حکومت سے کہا ہے کہ وزیر کو محض برخاست کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ گرفتاری بھی عمل میں لائی جائے۔ کانگرس کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اگر للت کماریادیو کو گرفتار نہ کیا گیا تو کانگرس اٹھ کھڑی ہوگی۔

منیلا میں بارشیں، 17 ہلاک

فلپائن کے دارالحکومت منیلا میں شدید بارشوں کے باعث گارے کا بڑا تودا مکانات پر آگرا جس سے کم از کم 17 افراد ہلاک 56 زخمی جبکہ متعدد دب کر رہ گئے۔ سرکاری حکام کے مطابق اس تودے سے قریباً سارے مکانات متاثر ہوئے۔ بچنے والے افراد کو گارے میں لتھڑی ہوئی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا۔

امریکہ ہتھیاروں کی فروخت بند کرے

چین نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ تائیوان کو ہتھیاروں کی فروخت روک دی جائے۔ اور اینٹی بیلسٹک میزائل شیلڈ پروگرام ترک کیا جائے۔ کیونکہ اس سے دنیا میں ہتھیاروں کی ایک نئی دوڑ شروع ہو جائے گی۔ اور چین اپنے میزائل پروگرام کو مزید ترقی دینے پر مجبور ہوگا۔

امریکہ بچ نہیں سکے گا

امریکہ کے اینٹی ڈیفنس سسٹم تجربے کی ناکامی کے بعد کلنٹن پر یہ دباؤ بڑھ گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 2

4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-20 p.m.	چائنیز سیکھئے۔
5-10 p.m.	ینگ لجنہ سے ملاقات (ریکارڈ۔ 12 اپریل 2000ء)
6-10 p.m.	بنگالی سروس۔
7-15 p.m.	خطبہ جمعہ۔
8-30 p.m.	چلڈرنز کارنر
9-00 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔
10-15 p.m.	اردو کلاس۔ نمبر 357
11-55 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 383

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت لکھتے ہیں۔

مکرم سید محبوب احمد شاہ صاحب زعیم مجلس انصار اللہ خیرپور سندھ ایک لمبے عرصہ کی بیماری کے بعد مورخہ 9۔ جولائی 2000ء کو شام 4 بجے فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئے۔ آپ کی عمر تقریباً 70 سال تھی۔ 1953ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اور چند ماہ سے بیت الکرامہ دارالضیافت میں قیام پذیر تھے۔ سلسلہ کے ایک مخلص کارکن۔ فدائی اور دعا گو وجود تھے۔ مرحوم موصی تھے اور اپنی زندگی میں ہی حصہ جائیداد ادا کر چکے تھے۔ ان کی نماز جنازہ دارالضیافت میں رات ساڑھے آٹھ بجے مکرم سید طاہر محمود ماجد معاون ناظر نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر بیت المال آمد نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرم ڈار صاحب مرحوم مورخہ 6۔ جولائی 2000ء صبح سات بجے فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں وفات پاگئیں۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ ان کی عمر 74 سال تھی۔ جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ نے دو بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ابن مکرم حکیم روشن الدین صاحب مرحوم سابق چک نمبر 96/گ۔ب صریح تحصیل جڑانوالہ حال دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 2000-7-7 کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے ہیں۔

مرحوم کی یادگار بیوہ دو بچے اور ایک بیٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

○ ○ مکرم طارق جاوید صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع جھنگ، کو اللہ تعالیٰ نے یکم جولائی 2000ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا جس کا نام حضور انور نے "عدنان جاوید" رکھا۔ یہ بچہ تین دن زندہ رہنے کے بعد مورخہ 4۔ جولائی 2000ء کو سہ پہر تین بجے فضل عمر ہسپتال میں انتقال کر گیا۔

یہ بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی ہمشیرہ محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ کو گرنے کی وجہ سے سر میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ جنرل ہسپتال لاہور میں آپریشن ہوا ہے۔ موصوفہ پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان ٹیسٹ

○ انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمینٹ اکاونٹنٹس آف پاکستان نے نئے سیشن میں داخلہ سے قبل انٹری ٹیسٹ کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ٹیسٹ مورخہ 30۔ جولائی بروز اتوار کو ہوگا۔ تعلیمی قابلیت میں گریجویشن ہونا لازمی ہے۔ فارم وغیرہ ICMAP کے مختلف شہروں میں واقع سینٹرز سے دستیاب ہیں ٹیسٹ فیس /-600 روپے ہے۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

○ مکرم شریف احمد دہڑھوی انسپکٹر وقف جدید لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ شاہدہ و عزیزم ظفر اقبال صاحب گلشن اقبال اسکاؤٹ کالونی کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 2000-5-16 کو بیٹا عطا کیا ہے۔ جس کا نام عدیل ظفر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم شیخ منشی محمود احمد صاحب سمہ سٹہ کا پوتا اور محترم حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پڑپوتا ہے۔ اور خاکسار کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم سلسلہ۔ باعمر اور خادم دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان نے PPT ٹیسٹ کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ٹیسٹ مورخہ 10۔ ستمبر بروز اتوار کو کراچی۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ پشاور۔ فیصل آباد۔ ملتان۔ سیالکوٹ۔ کوئٹہ اور حیدر آباد میں ہوگا۔ تعلیمی قابلیت میں کم از کم انٹرمیڈیٹ ہونا لازمی ہے۔ جن طلبہ نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا ہوا ہے وہ بھی اس ٹیسٹ کو دینے کے اہل ہیں۔ فارم ICAP کے مختلف شہروں میں واقع سینٹرز سے دستیاب ہیں۔ ٹیسٹ فیس 895 روپے ہے۔ درخواست فارم وصول کرنے کی آخری تاریخ 12۔ اگست 2000ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 11۔ جولائی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 38 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 27 سنٹی گریڈ
بدھ 12۔ جولائی غروب آفتاب۔ 7-18
جمعرات 13۔ جولائی طلوع فجر۔ 3-31
جمعرات 13۔ جولائی طلوع آفتاب 5-10

پاکستانی سفارتخانے میں بم دھماکہ

کابل میں پاکستانی سفارتخانے کی عمارت کے اندر بم کا دھماکہ ہوا جس سے قونصل خانے کی عمارت کو شدید نقصان پہنچا۔ ویزا سیکشن کی چھت اڑ گئی۔ خوش قسمتی سے اس وقت عمارت میں عملہ نہیں پہنچا تھا اس لئے جانی نقصان نہیں ہوا۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے اس بم دھماکہ کی مذمت کی ہے۔

لیگی رہنما گرفتار

حکومت نے دو سابق وفاقی وزراء جاوید ہاشمی' تہمینہ دولتانہ اور معطل رکن اسمبلی چوہدری صفدر الرحمٰن کو باقاعدہ گرفتار کر لیا ہے۔ جاوید ہاشمی اور چودھری صفدر الرحمان کو نقص امن عامہ کے تحت تین تین ماہ کے لئے کوٹ لکھپت جیل بھجوا دیا گیا۔ تہمینہ دولتانہ کو 15 روز کے لئے گھر میں نظر بند کیا گیا۔

کلثوم کا باہر نکلنا حکومتی ناکامی نہیں

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ بیگم کلثوم نواز کے کاروان کو روکنا اور سخت سیکیورٹی کے باوجود ماڈل ٹاؤن سے نکلنے کے واقعہ کو حکومت کی ناکامی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ ہماری تو شروع سے یہ پالیسی رہی ہے کہ امن وامان کے مسئلہ پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ اور اسے ہر قیمت پر برقرار رکھا جائے گا۔ جس میں حکومت کامیاب رہی ہے۔

عمر سیلیا لاہور بدر

آل پاکستان سمال ٹریڈرز اینڈ کاٹیج انڈسٹری کے چیئرمین عمر سیلیا کی پریس کانفرنس کے دوران ضلعی انتظامیہ اور پولیس نے لاہور پریس کلب پر دھاوا بول دیا۔ پولیس اہلکار کمانڈو ایکشن کرتے ہوئے پریس کلب میں گھس گئے۔ اخبار نویسوں کی مزاحمت پر پولیس نے ان کو زدو کوب کیا کلب کا گھیراؤ کر لیا گیا اور گیٹ بند کر دیئے گئے۔ کلب انتظامیہ نے مجسٹریٹ کو اندر آنے دیا۔ سیلیا باہر آئے تو پولیس نے گاڑی میں بٹھایا اور لاہور بدر کرنے کے لئے لے گئے۔ عمر سیلیا نے اس سے پہلے پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ 21 سے 23 تک ہڑتال ہوگی۔ ملک دشمن ثابت ہو جاؤں تو گردن کاٹ دیں۔ گورنر ہاؤس میں 14 تاجروں کو خرید ا گیا تھا۔

ماڈل ٹاؤن کا محاصرہ ختم

معزول وزیراعظم نواز شریف کی رہائش گاہ کا محاصرہ تیسرے روز ختم کر دیا گیا۔ جس سے علاقہ کے مکینوں نے سکھ کا سانس لیا۔ بیگم کلثوم نواز اپنی نظربندی کے خاتمہ کے بعد رائیونڈ چلی گئیں۔

پاکستان کو دہشت گرد قرار دینے کا امریکی منصوبہ

پاکستان کو چینی میزائیلوں کی فراہمی کے حوالے سے حقائق جاننے کے لئے امریکی وفد کے دورہ چین پر امریکی ذرائع ابلاغ نے اپنی مختلف رپورٹوں میں لکھا ہے کہ امریکہ کو خدشہ ہے کہ اگر چین نے پاکستان کو میزائل فراہم کر دیئے ہیں تو اس سے مشرق وسطیٰ میں طاقت کا توازن متاثر ہوگا نیویارک ٹائمز نے اپنی تازہ ترین رپورٹ میں لکھا ہے کہ امریکی وفد کے دورے کا مقصد چین پر دباؤ ڈالنا ہے تاکہ وہ پاکستان کو جدید ٹیکنالوجی منتقل کرنے سے باز رہے۔

غیر قانونی تارکین وطن کے لئے نیا قانون

وفاقی حکومت نے ملک میں غیر قانونی طور پر داخل ہونے والے غیر ملکیوں کو روکنے کے لئے ملک میں پہلے سے موجود غیر قانونی غیر ملکی باشندوں کی رجسٹریشن کے لئے فارنرز ترمیمی آرڈیننس 2000ء جاری کر دیا ہے۔

پلاسٹک' چینی' شیشے اور مٹی کے برتنوں پر
محدود مدت کیلئے سیل جاری ہے
سیل سیل سیل
نیز اچار کیلئے اعلیٰ کوالٹی کے مرتبان دستیاب ہیں
ذکی کراکری اینڈ پلاسٹک سٹور
بانو بازار اقصیٰ روڈ ربوہ فون رہائش 211751

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری' سیاحتی' بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن : بخارا۔ اصفہان۔ شجر کار۔
ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ
Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12 ٹیگور پارک
نکلسن روڈ لاہور
عقب شوبرا ہوٹل

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام
الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم نمبر2 جیولرز حیدری
اور اب
الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 664-0231 - 5874164